عزیز احمد طاہر، سابق پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج کی میٹھی یادیں

ستمبر ۱۹۶۲ء میں خاکسار کی تعیناتی بطور لیکچرار اقتصادیات، تعلیم الاسلام کالج، ربوہ میں ہوئی تھی۔ ٹائم ٹیبل کے مطابق مجھے انٹرمیڈیٹ اور ڈگری کی چار کلاسز کی تدریس کا کام سونپا گیا تھا۔ بی اے آنرز کے دو پیریڈ میرے سینئر پروفیسر مکرم ظفر احمد وینس کے سپرد تھے۔ آپ زمانہ طالب علمی میں میرے استاد رہ چکے تھے۔ غالباً ۱۹۶۳ء میں آپ پی ایچ ڈی کرنے کیلئے برطانیہ جانے کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ اس لئے کبھی کبھار ان کے دو پیریڈ بھی خاکسار لے لیتا تھا۔ محترم ظفر وینس صاحب ایک قابل اور لائق استاد تھے۔ اور تدریس کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ آپ ہی کی بدولت مجھ میں معاشیات کے مضمون میں دلچسپی پیدا ہوئی اور پھر میں نے اپنے لئے تدریس کا پیشہ اپنے مستقبل کیلئے پسند کیا۔ بی اے آنرز میں صرف دو طالب علم تھے، مکرم عنایت اللہ منگلا اور مکرم رشید احمد۔ دونوں ہی بے حد محنتی اور فرماں بردار شاگرد تھے۔ رشید احمد صاحب سٹیٹ بنک آف پاکستان میں اعلیٰ عہدہ پر متمکن ہوئے اور ڈاکٹر عنایت اللہ منگلا امریکہ میں آجکل مشی گن سٹیٹ کے شہر کالا مازو کی یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج میں جہاں تدریس کا معیار بہت بلند تھا وہاں ذہنی، جسمانی، اخلاقی تربیت کا معیار بھی اعلیٰ تھا۔ مشاعروں اور بین الکلیاتی تقریری مقابلوں میں ہمارے کالج کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ ایسا بلند و بالا تعلیمی معیار دوسرے کالجوں میں بہت کم نظر آتا تھا۔ کالج کے پرنسپل صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب تھے جو بعد میں جماعت احمدیہ کی خلافت ثالثہ کے عہدہ جلیلہ پر متمکن ہوئے تھے۔ آپ بے حد شفیق، مہربان، اور ہمدرد پرنسپل تھے۔ طلباء کی اخلاقی اور جسمانی صحت کا بے حد خیال رکھتے تھے لیکن ڈسپلن کے معاملہ میں کسی رو رعایت کے قائل نہ تھے۔ اس ضمن میں ایک واقعہ بیان کرنا چاہوں گا۔ ایک روز شاید سال اول یا سال دوم کی کلاس میرے سپرد تھی۔ میں ٹیچنگ کیلئے کلاس روم میں داخل ہوا، اور طلباء سے کہا کہ گزشتہ روز جس موضوع پر میں نے لیکچر دیا تھا اسے تحریر میں اپنے لفظوں میں بیان کریں۔ میں نے یہ وضاحت کردی کہ یہ کوئی ٹیسٹ نہیں ہے، صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس موضوع کو آپ میں سے کس کس نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔ پیریڈ ختم ہونے پر میں نے طلباء سے کاغذات اکٹھے کر لئے۔ ان کاغذات کی جانچ پڑتال کے دوران معلوم ہوا کہ ایک طالب علم نے اپنے کاغذ پر کچھ غیر مناسب فقرے لکھ دئے تھے جن کو پڑھ کر میں نے اس کو پچیس روپے کا جرمانہ کر دیا۔ اس کے بعد وہ کاغذ میں نے پرنسپل صاحب کے پاس بھیج دیا۔ پرنسپل صاحب نے جرمانہ کاٹ کر طالب علم کا نام کالج سے خارج کر دیا۔ وہ طالب علم باسکٹ بال کا بہترین کھلاڑی تھا اور دو روز بعد اس نے باسکٹ بال کے فائنل میچ میں کھیلنا تھا۔

چند اساتذہ اس واقعہ کے جاننے کے بعد پرنسپل صاحب کے پاس سفارش لے کر گئے اور درخواست کی کہ یا تو طالب علم کو معاف کر دیا جائے یا سزا کا نفاذ میچ کھیلنے کے بعد ہو۔ پرنسپل صاحب نے دونوں ترجیحات مسترد کر دیں، اور اساتذہ سے کہا کہ اگر مذکور طالب علم کے نہ کھیلنے سے ہمارے کالج کی ٹیم شکست کھا جاتی ہے تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ چنانچہ میچ میں وہ طالب علم شرکت نہ کر سکا مگر اسکے باوجود ہماری ٹیم جیت گئی۔

فٹ بال ٹیم کا ٹرافی جیتنا

کالج میں پرنسپل صاحب نے مجھے فٹ بال ٹیم کا نگران مقرر فرمایا۔ خاکسار تدریس کے فرائض سے فارغ ہونے کے بعد فٹ بال گراؤنڈ میں جا کر دونوں ٹیموں (انٹرمڈیٹ اور ڈگری) کو روزانہ ایک ڈیڑھ گھنٹہ کی پریکٹس کرواتا۔ اس کام میں کالج کے ڈی پی ای مکرم انور حیدر آبادی بھی میری معاونت کرتے۔ زونل ٹورنامنٹ میں شرکت کیلئے ۱۹۶۴ء میں اپنی کالج ٹیم کے ہمراہ جھنگ گیا جہاں یہ میچز ہونے تھے۔ میرے ہمراہ شعبہ تاریخ کے لیکچرار مکرم چوہدری نذیر احمد بھی تھے۔ ہمارا قیام گورنمنٹ کالج جھنگ کے ہاسٹل میں تھا۔ ٹورنامنٹ کے پہلے روز تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور گورنمنٹ کالج

سرگودھا کے ٹیموں کے مابین میچ تھا۔ میچ دس بجے صبح شروع ہوا۔ ہاف ٹائم تک کوئی ٹیم گول نہ کر سکی۔ ہاف ٹائم گزرنے کے بعد ریفری نے گورنمنٹ کالج سرگودھا کی ٹیم کے خلاف واک اوور دے دیا کیونکہ ان کے پاس کھلاڑیوں کی منظور شدہ فہرست نہیں تھی۔ اور قواعد کی رو سے ایسی ٹیم ٹورنامنٹ میں شرکت کی اہل نہ تھی۔ چنانچہ ہماری ربوہ کی ٹیم کو فاتح قرار دے دیا گیا۔ گورنمنٹ کالج سرگودھا کی ٹیم اسی روز واپس چلی گئی، اور واپس جا کر اپنے پرنسپل کو تمام صورت حال سے آگاہ کر دیا۔ سرگودھا کالج کے پرنسپل نے چیئر مین لاہور بورڈ سے کہا کہ اگر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پرنسپل مان جائیں، تو یہ میچ دوبارہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اگلے روز مجھے گورنمنٹ کالج جھنگ کے پرنسپل نے بلایا کہ ربوہ سے آپ کے پرنسپل صاحب کا فون آیا ہے کہ ہماری ٹیم سرگودھا ٹیم کیساتھ دوبارہ میچ کھیلے گی۔ چنانچہ ہماری ٹیم کے کھلاڑی وقت مقررہ پر گراؤنڈ میں پہنچ گئے لیکن سرگودھا ٹیم پھر بھی وہاں نہ پہنچ سکی۔ ایک بار پھر ہماری کو فاتح قرار دے دیا گیا۔

فٹ بال کا اگلا میچ

ہمارا اگلا میچ گورنمنٹ کالج جوہرآباد، جو غالباً ہم نے 1-2 سے جیت لیا۔ اگلے روز ہمارا میچ گورنمنٹ کالج جھنگ کی ٹیم کیساتھ تھا۔ یہ میچ بھی ہم نے زیادہ گول کر کے جیت لیا۔ جھنگ کی ٹیم کوئی گول نہ کر سکی۔ آخری روز ہمارا میچ گورنمنٹ کالج میانوالی کی ٹیم کے خلاف تھا۔ یہ میچ ہماری ٹیم 1-4 گولوں سے جیت لیا اور زونل چمپئین شپ حاصل کر لی۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ ہمارے کالج ٹیم نے زونل ٹرافی جیتی تھی۔ ٹیم کے کیپٹن منیر احمد باجوہ (حال ہمبرگ جرمنی) تھے۔ ٹیم کے دوسرے ممبران یہ تھے: عبدالحلیم ظفر (سویڈن)، محمد اظہر، راجہ عبدالستار، نصیر چیمہ، محمد صدیق، عبدالرشید، نعیم الدین وسیم، رفیق گھوگھوال، منور احمد، نیاز مصلح (شکاگو امریکہ)، عبدالحمید عابد (حال لاہور)، عصمت اللہ رندھاوا، جمشید، محمد عاقل گول کیپر (جرمنی) اور زکریا ورک (کینیڈا)۔ ٹیم کے تمام کھلاڑی ہر لحاظ سے گونا گوں صلاحیتوں کے مالک تھے۔ زکریا لیفٹ آؤٹ تھے اور بائیں طرف سے گول کے پاس گیند نہایت پھرتی سے پھینکتے تھے۔ جس سے گول کرنا آسان ہو جاتا تھا۔ گول کیپر عاقل ڈی کی لائن سے ہر آنیوالے گیند کو بڑی چابک دستی سے روک لیتے تھے۔ تمام کھلاڑیوں میں یک جہتی تھی اور پوری ٹیم میں تعاون کا جذبہ سرایت کئے ہوئے تھے۔ میرا بے حد احترام کرتے اور میری ہر تجویز پر فوراً عمل کرتے تھے۔

زونل چمپئین شپ جیتنے کے بعد ہماری ٹیم کے چار کھلاڑی منیر احمد باجوہ، محمد عاقل خان، عبدالحمید عابد، زکریا ورک لاہور بورڈ کے مقابلہ جات کے ٹرائلز میں حصہ لینے کیلئے لاہور گئے تھے۔ ان کا قیام دلی دروازے کی احمدیہ مسجد میں رہا تھا۔ زکریا ورک کے پاس انگلش میں دستاویز محفوظ ہے جس کے اوپر لکھا ہے:

The following students of our college are participating in the Board Foot-ball Trials. 1. Munir Ahmad Bajwa, Class XII, roll no. 162, side: full back. 2) M. Zakaria, Class XII, roll No. 152, Left out. 3) Abdul Hamid Abid, XII, roll no. 20, Goal keeper, 4) M. Aqil Khan, class Xii. roll no. 70, goal keeper. ......

Abdul Rashid Fauzi, M.A. Incharge Football.

Signature and stamp. Principal Talimul-Islam College, Rabwah

دیگر اساتذہ کا ذکر خیر

تعلیم الاسلام کالج میں تمام اساتذہ بہت لائق و فائق اور تدریس کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب اور مکرم محمد ابراہیم ناصر صاحب کا شمار ریاضی کے بہترین اساتذہ میں ہوتا تھا۔ شعبہ انگریزی میں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کا تدریس کا انداز بے حد دلچسپ اور دل نشین تھا۔ آپ اپنا لیکچر بڑی محنت سے تیار کرتے۔ میں نے بی اے کے سالوں میں آپ سے انگریزی نظموں کی کتاب Eight Poets اور شیکسپئر کا

ڈرامہ میک بیتھ بھی پڑھا تھا۔آپ نے ہمیں بتایا کہ متعدد کتب کے مطالعہ کے بعد اپنا لیکچر تیار کرتے تھے۔ہم کلاس روم میں ہی ساتھ کے ساتھ آپ کے لیکچرز کے نوٹس لیتے اور ہمیں کسی گائیڈ کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی تھی۔مکرم کنور ادریس صاحب کی کالج میں بطور لیکچرار انگریزی تعیناتی ہوئی تھی۔آپ نے پہلے روز ہی طلباء کو نصیحت فرمائی کہ خلاصے اور گائیڈز کی بجائے اپنے استاد کے لیکچر کے نوٹس لیں۔آپ کالج میں بہت قلیل مدت کیلئے رہے کیونکہ آپ سول سروس کمیشن کا امتحان پاس کرنے کے بعد سرکاری ملازم بن گئے تھے۔اپنے کیریئر میں آپ بہت اعلیٰ عہدے تک پہنچے،کراچی میں کمشنر رہے،صوبہ سندھ کے فنانس سیکرٹری رہے،اور جناب ممتاز بھٹو کی کابینہ میں وزیر بھی رہے تھے۔گزشتہ کئی سالوں سے آپ کے مضامین ڈان کراچی میں شائع ہوتے آرہے ہیں۔

اسکے علاوہ کالج کے اساتذہ درج ذیل تھے: چوہدری محمد علی صاحب،صوفی بشارت الرحمٰن صاحب،سلطان محمود شاہد صاحب،شیخ محبوب عالم خالد صاحب،ڈاکٹر نصیر احمد خانصاحب،خان حبیب اللہ خان صاحب،ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب،مبارک احمد انصاری صاحب،رفیق احمد ثاقب، مسعود احمد عاطف صاحب،چوہدری حمید احمد صاحب۔ان تمام اساتذہ کا شمار لائق ترین اور محنتی اساتذہ میں ہوتا تھا۔مکرم پروازی صاحب علمی اور ادبی سرگرمیوں کی روح رواں تھے اور کل پاکستان مشاعروں اور کانفرنسوں کا انتظام فرماتے تھے۔ان لائق اور قابل فخر اساتذہ کی فہرست تو بہت طویل ہے لیکن اس مضمون میں سب کا ذکر ممکن نہیں۔

()()()()()()()()()()

عزیز احمد طاہر صاحب(پیدائش مارچ 1939ء)اس وقت دارالقضاء ربوہ میں قاضی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔حال ہی میں آپ نے اپنے والد گرامی چوہدری عبدالطیف اوورسیئر ربوہ کے حالات زندگی پر کتاب شائع کی ہے۔آپ نے ربوہ میں دو سال 64-1962 لیکچرار رہنے کے بعد 35 سال تک 1999-1964 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر اور ایسوسی ایٹ پروفیسر تدریس کے فرائض سرانجام دئے۔مارچ 1999ء میں ریٹائر منٹ کے بعد آپ ربوہ میں رہائش پذیر ہیں۔آپ کے صاحبزادے عاطف عزیز (ٹوبہ ٹیک سنگھ) کے ذریعہ ای میل atif_jps@hotmail.com۔پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔(کتابت زکریا ورک،کینیڈا،zakaria.virk@gmail.com)

Nov 18/2010

The following students of our college are participating in the Board Foot-b[all] Trial.

	Name	Class	side.
1/	Munir Ahmad Bajwa	XII 162	Full-Back.
2/	Zakria –	XII. 152	Left-out.
3/	Abdul Hamid ~~Aqil~~ Abid	XII 20	Goal-keeper.
4/	Mohd Aqil Khan –	XII. 70	goal-keeper.

Principal
Talimul-Islam-College
Rabwah

Abdul Rashid Fauzi M.A.
Incharge Foot ball.